فضائلِ صدقات

05-April-2018



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا** یعنی اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا **اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی دَارِ الدُّنْیَا** یعنی جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا I ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا I صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا I بَیان کے بعد اسلامی بھائیوں سے خُود آگے بڑھ کر سَلام کروں گا، ہاتھ ملاؤں گا اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرہموں کے بدلے چار دُعائیں

فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نقل فرماتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ایک روز بیان فرما رہے تھے، کسی حَق دار نے چار (4) دِرہم کا سوال کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اِعلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرہم دے گا، میں اُس

کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامِل کی رَحمت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہَم تھے وہ اُس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو توبہ نَصِیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرما دی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کِیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا، پہلی دُعا کون سی تھی، غُلام بولا میں نے عَرض کِیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے سَاخْتہ نِکلا **"جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔"** پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی، کہا جو چار (4) دِرْہَم میں نے دے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا **"میں نے تجھے چار (4) دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہَم دیئے۔"** پُوچھا تیسری دُعا کیا تھی، بولا مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوبہ کی توفیق نَصِیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا **"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں۔"** چوتھی دُعا بھی بتا دو۔ کہا: میں نے اِلْتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرینِ اِجتماع کی مغْفِرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا! تین (3) باتیں جو میرے اِخْتِیار میں تھیں، وہ کر لی ہیں، چوتھی سب کی مَغْفِرت والی بات میرے اِخْتِیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سُنا: جو تمہارے اِخْتِیار میں تھا، وہ تم نے کر دِیا اور میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہوں، میں نے تمہیں تمہارے غُلام مَنْصُور کو اور تمام حاضرین کو بَخْش دِیا۔ (فیضانِ سُنّت، باب فیضانِ بسم اللہ، ج ۱، ص ۱۱۴۔ بحوالہ روض الریاحین، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے سے کیسی کیسی بَرکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار(4) دِرْہَم صَدَقہ کئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار(4) دِرْہَم کے بدلے میں چار ہزار(4000) دِرْہَم عطا کئے اور اُسے غُلامی سے آزادی کا پروانہ بھی مل گیا نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس صَدَقے کی بَرکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مَغْفِرت بھی فرمادی۔ واقعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اِخْلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دُگنا اجر عطا فرماتا ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ و خَیْرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں صَدَقہ و خَیْرات کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیْرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی جیسا کہ سورۂ بقرہ کی اِبْتِدائی آیات میں صَدَقہ و خَیْرات کرنے والوں کو ہدایت کا مُژدہ سُنایا گیا، چُنانچہ فرمانِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے یا زکوٰۃ مُراد ہے، جیسا کہ دُوسری جگہ فرمایا: ﴿يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ یا مُطلق اِنفاق (یعنی

راہِ خدا میں مطلقاً خَرچ کرنا مُراد ہے) خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقہ وغیرہ خواہ مُستَحَب جیسے صَدَقاتِ نافلہ اور اَموات کا اِیصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافلہ ہیں۔(خزائن العرفان، ص5)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروقت زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتے ہیں، اپنا مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقربا کی مَوت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں، نیک نِیَّتی سے شِفاخانے بنواتے ہیں، عام لوگوں کے حقوق کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکرونَعت اور عاشقانِ رسول کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات کے اِنعِقاد پر خَرچ کرتے ہیں، مَساجِد ومَدارِس وجامِعات وغیرہ کی تَعْمِیر وترقّی اور روز مَرّہ کے اَخراجات میں حِصّہ لیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا، آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنے مدنی عَطیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَدَقہ کی تعریف

آیئے! صَدَقہ کی تَعْرِیف بھی سُن لیتے ہیں چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اجر وثواب حاصِل کرنے کی نِیَّت کی جائے۔(کتاب التعریفات، باب الصاد، ص۹۴ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے کی بیان کردہ تعریف کے ضِمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ

حقیقی صَدَقہ وہی ہے جس سے مَقصُود ریاکاری، حُبِّ جاہ اور لوگوں میں اپنی واہ واہ نہ ہو بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی اور اُس کی طرف سے ملنے والے ثواب کو حاصِل کرنے کی غَرَض سے دِیا گیا ہو۔ انسان جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل کرنے کے لئے صَدَقہ کر رہا ہو وہ کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی، بہترین اور مَرغُوب و پسندیدہ بھی ہونی چاہئے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ4، سُورَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر92 میں اِرشاد فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اس میں داخل ہیں، (امام) حسن (بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا قول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سَیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) شَکَّر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَّر مجھے مَحبُوب و مَرغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرچ کروں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا مَحبُوب ترین مال خَرچ

کرنے کی ترغیب اِرشاد فرما رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کنجوسی سے کام لینے کے بجائے، اچھی اچھی نیّتوں اور اِخلاص کے ساتھ دل کھول کر صَدَقہ وخَیرات کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کے لئے صَدَقہ کرنا یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہوگا، جبکہ اس کے برعکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ وخَیرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں سے مَحْرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت اَسماء بِنتِ ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کو غنیمت جانئے! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعمت ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن میں جلدی جلدی نیکیاں کمائیے، خُوب خُوب صَدَقہ وخَیرات کرلیجئے ورنہ پیغامِ اَجَل آنے کے بعد یہ مہلت ختم ہوجائے گی اور پھر چاہنے کے باوُجُود بھی موقع نہیں ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 10 اور 11 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۰ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں خَرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو مَوت آئے پھر کہنے لگے اے میرے ربّ! تُونے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو

جَآءَ اَجَلُهَاؕ (پ۲۸،المنافقون:۱۰،۱۱) مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا اپنا مال جو دَرْحقیقت اُسے آخرت میں کام آئے گا، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی دِلائے گا اور نارِ دوزخ سے بچائے گا وہی ہے جو اُس نے صَدَقہ و خَیرات کے طور پر نیک کاموں میں خَرْچ کر دِیا۔ البتہ وہ مال جو اُس کے پاس موجود ہے اور وہ اُسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے وہ تو اُس کا ہے ہی نہیں، حقیقت میں تو وہ مال اُس کے وارِثوں کا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوّت، مُحْسِنِ اِنسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ حقیقت بُنیاد ہے: اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ، تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ وارِث کا مال پسند ہے؟ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ، ہم میں سے ہر شخص کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ، انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اُس نے آگے بھیج دِیا (یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کر دِیا) اور جو اُس نے پیچھے چھوڑ دِیا (دُنیا میں) وہ اُس کے وارِث کا مال ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ماقدم من ماله فهوله، الحدیث: ۶۴۴۲، ص ۵۳۱)

احادیثِ مُبارکہ میں صَدَقے کے بے شُمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اس بارے میں 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

صدقے کی فضلیت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1. اَلصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ صَدَقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)

2. كُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ، ہر شخص (بروزِ قیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔(المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱)

3. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلا شُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)

4. اَلصَّلٰوۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔(ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴)

5. بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)

6. اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَتَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَیُذْھِبُ اللہُ الْکِبْرَ وَالْفَخْرَ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوْت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔(المعجم الکبیر، ۱۷/۲۲، حدیث: ۳۱)

7. اِنَّھَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَھَا یَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللہِ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷)

8. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوْت کو دفع کرتا ہے۔(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچّھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کرکے ثواب کما لیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت، مَعْصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغْفِرت لے کر آتی ہے، بُری مَوْت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوْت یا مَوْت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوْت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو مِیّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کرکے ذکرُ اللہ سے غافل کردے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام برائیوں سے مَحْفُوظ رہے گا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳، ص۱۰۳)

حضرت ابو کبشہ اَنْمارِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے نبیِ مکرّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ تین (3) باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور کوئی ظلم نہیں کیا جاتا جس پر وہ صبر کرے، مگر اللہ تعالیٰ اُس کی عزّت بڑھاتا ہے اور کوئی (اپنے لئے) مانگنے کا دروازہ نہیں کھولتا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے اور تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اُسے یاد رکھو، فرمایا: دُنیا چار (4) قسم کے بندوں کی ہے۔ (۱) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال اور عِلْم دِیا تو وہ اُس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا (اور نیک اَعْمال کرتا) ہے، صِلۂ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کرتا ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کا حق پہچانتا ہے (صَدَقہ و زکوٰۃ ادا کرتا ہے) یہ شَخْص بہترین دَرَجہ میں ہے۔ (۲) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عِلْم دیا اور مال نہیں دیا وہ خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (پہلے شخص) کی طرح عمل کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (پہلے اور دوسرے)

کاثواب برابر ہے۔(۳)وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور عِلْم نہ دیا تو وہ اپنے مال میں بغیر سوچے سمجھے تَصَرُّف (خَرْچ وغیرہ) کرتا ہے، اُس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا، صِلۂ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) نہیں کرتا اور نہ ہی اُس میں حُقُوقُ اللہ کو پہچانتا ہے (صَدَقہ وزکوٰۃ ادا نہیں کرتا) یہ شَخْص بد ترین دَرَجہ میں ہے۔(۴)وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا اور نہ عِلْم، یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (تیسرے شخص) کی طرح تَصَرُّف کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (تیسرے اور چوتھے شَخْص) کا گُناہ برابر ہے۔(مر آۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۷، ص ۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جو اپنے مال میں سے کچھ حِصّہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خَرْچ کرتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ جو تنگ دستی کی وجہ سے مال تو خَرْچ نہیں کرسکتے، مگر اُن کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ اگر ہمارے پاس مال آیا تو ہم بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کریں گے، تو ایسے خُوش نَصِیبوں کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ وہ بہترین دَرَجے میں ہوں گے۔ اے کاش! ہم بھی اُن خُوش نَصِیبوں میں شامِل ہوجائیں اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے طریقے پر چلتے ہوئے ذَوق و شَوق کے ساتھ صَدَقہ و خَیرات کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے اندر صَدَقے کا ایسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ اگر اُن کے پاس کوئی سُوالی آتا تو وہ نُفُوسِ قُدسیہ ہرگز ہرگز اُسے تَہی دَسْت (خالی ہاتھ) نہ لَوٹاتے، اگرچہ اُسے دینے کے بعد اپنے لئے کچھ بھی نہ بچے، یعنی اُنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس قَدَر کامِل یقین ہوتا تھا کہ نہ صرف اِضافی اَشیاء بلکہ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی صَدَقہ کر دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس ضِمْن میں چند واقعات سُنتے ہیں۔

جنّت میں گھر کی ضمانت

ایک شَخْص خُراسان سے بَصْرہ آیا اور اُس نے مشہور ولیُّ اللّٰہ حضرتِ سَیِّدُنا حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دس ہزار(10,000) دِرْہَم بطورِ اَمانت رکھے اور کہا کہ آپ میرے لئے بصرہ میں ایک گھر خریدیں تاکہ جب میں مکہ سے واپس آؤں تو اُس گھر میں رہوں (یہ کہہ کر وہ چلا گیا)۔ اِسی دوران لوگوں کو آٹے کی مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن دِرْہَموں سے آٹا خرید کر صَدَقہ کر دیا، اُن سے کہا گیا کہ اُس شَخْص نے تو آپ سے گھر خریدنے کے لئے کہا تھا! فرمایا: میں نے اُس کے لئے جنّت میں گھر لے لیا ہے! اگر وہ اس پر راضی ہو گا تو ٹھیک، ورنہ میں اُسے دس ہزار(10,000) دِرْہَم واپس دے دوں گا۔ پھر جب وہ لوٹا تو پُوچھا: اے ابو محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! (یہ حضرت حبیب عجمی کی کُنْیَت تھی) کیا آپ نے گھر خرید لیا؟ جواب دیا: ہاں! مَحلّات، نہروں اور درختوں کے ساتھ، تو وہ شَخْص بہت خُوش ہوا پھر کہنے لگا: میں اُس میں رہنا چاہتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے وہ گھر اللہ تعالیٰ سے جنّت میں خریدا ہے! یہ سُن کر اُس شَخْص کی خُوشی مزید بڑھ گئی، اُس کی بیوی بولی: اُن سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں، تو حضرت حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا: **”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، جو گھر حَبِیب عَجَمِی نے مَحلّات، نہروں اور درختوں سمیت دس ہزار(10,000) دِرْہَم میں اللہ تعالیٰ سے فُلاں بن فُلاں کے لئے جنّت میں خریدا ہے، یہ اُس کی دستاویز ہے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ حَبِیب عَجَمِی کی ضمانت کو پورا فرمادے۔“** کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنْتِقال ہو گیا۔ اُس نے یہ وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں یہ رُقْعَہ ڈال دینا۔ (تَدْفِین کے بعد) جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اُس شَخْص کی قبر پر ایک رُقْعَہ ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ حَبِیب عَجَمِی کے لئے اُس مکان سے براءَت نامہ ہے جو اُنہوں نے فُلاں شَخْص کے لئے خریدا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس شَخْص کو وہ مکان عطا فرما دیا۔ اُس مکتوب کو حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لے لیا اور

بہت روئے اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لئے بر أَت نامہ ہے۔(نزهة المجالس، باب في فضل الصدقة...الخ، ج ۲، ص ۶)

یاد رہے کہ بیان کردہ حِکایت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی حضرت سَیِّدُنا حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا امانت کو استعمال کرلینا اور دوسرے لوگوں پر صَدَقہ کر دینا، اَولیاءُ اللہ کے خاص حالات وتصرُّفات کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے، ورنہ ہر ایک کو شرعاً اس بات کی اِجازت نہیں کہ کسی کی امانت کو اپنے اِسْتِعْمال میں لے آئے یا اُسے دُوسرے لوگوں پر خَرْچ کر دے۔

بے مِثال تَوَکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اسی طرح حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا، جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفْطاری کے لئے اس کے سِوا کچھ نہیں، سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں، میں نے وہ روٹی اُسے دیدی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خادِمہ کو بُلاکر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الإیمان، باب في الزكاة، فصل فيما جاء فی الإيثار، الحدیث: ۳۴۸۲، ج۳، ص ۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے تَوَکُّل کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

اپنے دور کے ابدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے

دروازے پر ایک سائل (مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ انہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالِم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ علامہ یافعی یمنی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتعَلّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے اُن میں تین (3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالم کے عوض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (فیضانِ سُنّت، باب آدابِ طعام، ج۱، ص ۵۱۳ بحوالہ روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الۡمُبِیۡن نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی بہت ترغیب دِلایا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ خَرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں

رہنا(احیاء العلوم،ج۳ص۷۳۸)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنا مال خوب خَرْچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حَزم(اِحْتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسْراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔ (احیاء العلوم،ج۳ص۷۳۹)

﴿3﴾ جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔(احیاء العلوم،ج۳ص۷۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مالی عِبادَت کی قبولیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اور صَدَقہ و خَیرات کا شُمار مالی عِبادَت میں ہوتا ہے اور اِس عِبادَت کی تَوفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال داروں کو دی ہے، تاکہ غریب و مسکین لوگوں کی حاجات پُوری ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو، بلکہ پُورے مُعاشرے میں گردِش کرتی رہے۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دولت کو غریبوں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنے کو اپنی رضا کا ذریعہ بھی قرار دِیا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی غریب و مسکین شخص کی مالی مَدَد کرکے اُس پر اِحسان کرے تو اِسے اپنی سَعادَت مندی سمجھے اور ہرگز ہرگز اُس غریب پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کرے۔ یاد رکھئے! ثواب اُسی صَدَقے کا مِلتا ہے جس کے بعد اِحسان نہ جتایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی راہ میں خَرْچ کرنے والوں کے

مُتَعَلِّق پارہ3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر262اور263 میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ (پ۳،البقرة:۲۶۲، ۲۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجروثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور در گُزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللهِ تعالٰی عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا، اِحسان جتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلِس تھا، مَجْبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصْرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرْگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرة، ۱/ ۲۰۶)

اِحْتِرامِ مُسْلِم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِسْلام نے اِحْتِرامِ مُسْلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شَخْص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ

دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحْتِرام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخَیْرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحْسان یاد دِلا کر غریب کی عزّت کی دَھجیّاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہ بلکہ اُس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعْذِرَت کرلیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تِیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحْسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے فلاں کے لئے میں نے نوکری کی سفارش کی تھی، آج میری ہی نہیں سنتا ۔جب اُس کی ماں ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہی تھی تو میں نے اس کی مدد کی تھی۔ اُس کی بیٹی کی شادی میں نے ہی کروائی آج میرے سارے اِحْسانات بھول گیا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چکے، اب طعنے دے کر اور اِحْسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرْشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطِل نہ کر دو اِحسان رکھ کر اور اِیذا دے کر۔

تفسیرِ مَدارِک میں حضرت سَیِّدُنا ابُو البَرَکات عبدُ اللّٰہ بن احمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافِق کو رِضائے اِلٰہی مَقْصُود نہیں ہوتی اور وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرْچ کرکے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحْسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ (تفسیر مدارک، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۶۴، ص۱۳۷)

تین(3)ضروری باتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دیتے ہوئے تین(3) باتیں پیشِ نظر رکھنا بَہُت ضروری ہیں:(۱) صَدَقہ دے کر اِحسان نہ جتائے (۲) جسے صَدَقہ دے اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی نہ کرے (۳) صَدَقہ اِخلاص کے ساتھ اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لیے دے۔ مُسلمانوں کو طعنے دے کر، اِحسان جتا کر دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مُبْتلا ہونے والوں کے لئے مَقامِ غَور ہے، لہٰذا اُنہیں چاہئے کہ جب بھی صَدَقہ و خَیرات کی سَعادَت حاصِل ہو تو مذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامَت اُن کا شُمار بھی اُن مُفْلِسوں میں ہو جو ڈھیروں نیکیاں لے کر آئیں گے مگر تہی دَسْت (خالی ہاتھ) رہ جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقہ و خَیرات کرتے ہوئے اس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کہ کِس کو صَدَقہ دِیا جائے اور کِس کو نہیں، بدقسمتی سے آج کل معاشرے میں حق دار اور حاجَت مَنْد افراد کو ڈھونڈنا بہت مُشکل ہو گیا ہے، کیونکہ بہت سے ایسے اَفراد بھی دیکھے جاتے ہیں جو بالکل صِحَّت مَنْد اور تَنْدُرُسْت ہوتے ہیں، مگر اپنے آپ کو غریب و نادار اور ضرورت مَنْد کہہ کر دستِ سُوال دراز کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ لہٰذا اِس مُعاملے میں بہت اِحْتیاط کی حاجت ہے کہ جو واقعی سفید پوش حاجَت مَنْد ہو یا کمانے پر قُدرت نہ رکھتا ہو، ایسوں کو ہی دِیا جائے، پیشہ ور بھکاریوں کو ہرگز ہرگز نہ دِیا جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ثواب کے بجائے ہمارے نامۂ اَعمال میں گُناہ لکھ دِیا جائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرمان کا خُلاصہ ہے: جن کو سُوال کرنا حلال نہیں، ایسوں کے سُوال پر اُن کا حال جان کر اُنہیں کچھ دینا کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ ناجائز و گُناہ

اور گُناہ میں مَدَد کرنا ہے۔(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج10 ص303)

سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شَخْص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچّے ہیں، جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت نہ ہو گا۔(شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِیّ ج3 ص274 حدیث3526)

یادرہے کہ عام حاجَت مَنْدوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنے گھر بار چھوڑ کر مَدارِس میں قِیام پذیر ضرورت مند طلبہ کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ بہتر ہے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کِتاب "ضِیائے صَدَقات" کے صفحہ 172 پر ہے: امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نَقْل کرتے ہیں کہ ایک عالِم کا مَعْمُول تھا کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیْح دیتے۔ اُن سے عَرض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ دیں تو کیا وہ اَفْضَل نہیں؟ جواب دِیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر و فِکْر میں رہتے ہیں، اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشَاغِل میں خَلَل آئے گا، لہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔

جب حضرت سَیِّدُنا جُنَیْد بَغْدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔

(ضیائے صدقات، ص۱۷۲)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے

عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کرسکے گا اور دینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہوسکے گی۔ لِہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔(ضِیائے صَدَقات، ص۱۷۲)

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِین کے پیغام کو ساری دُنیا میں عام کرنے والی خالص دِینی تحریک ہے، جس کا مقصد ہر مسلمان کو یہ مدنی ذِہن دینا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"** فی زمانہ مُعاشرے میں ہر طرف گُناہوں کا بازار گرم ہے۔ ایسے مُشکل حالات میں سُنّتوں بھری تحریک "دعوتِ اسلامی" کا وُجُودِ مسعود کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم وبیش 104 شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے۔ ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیِّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یادرکھئے! دعوتِ اسلامی، دِینِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی، اس کے پیغام کو عام کرنے والی مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِینِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ (پ۱۷، الحج:۴۰)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے

دِین کی مدد کرے گا۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نورالعرفان ص۷۵۳) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنَّتوں کا عامل بنا کر سچا عاشقِ رسول بنانے والی تحریک ہے، اس لیے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ یاد رکھئے! سونے، چاندی، نقدی وغیرہ سے دِیْن کی مدد کرنا، کوئی نیا عمل نہیں ہے بلکہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ترغیب پر حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنے گھر کا سارا مال بارگاہِ رسالت میں حاضر کرنا۔ (سنن الترمذی، ۵/۳۸۰، حدیث:۳۶۹۵، ملخصًا) گویا ہمیں یہ سبق دے رہا ہے کہ دِین کی سربُلندی کے لیے ایک مسلمان اپنا مال قُربان کرنے سے گُریز نہ کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربُلندی کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوْجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: "آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہوگا۔" (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث:۶۶۰، ملخصًا) اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ہے، اس لیے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات وعَطیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات اکٹھا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے

مدنی کاموں کی تَرَقّی کے لیے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اَہل محلّہ کو صدقہ کے فضائل بتا کر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات پر عمل" و مجلس مدنی انعامات کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کا جذبہ بیدار کرنے، اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات" پر عمل کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروانا بھی ہے، ہمیں خود بھی مدنی انعامات پر عمل کرنا چاہیے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانی چاہیے۔ اب مدنی انعامات کی ایپلیکیشن کے ذریعے بھی فکرِ مدینہ کی جاسکتی ہے۔

مدنی انعامات پر عمل کرنے میں آسانی اور اس کی کارکردگی وغیرہ پر نظر رکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے 104 شعبہ جات میں سے ایک اہم ترین شعبہ مجلس مدنی انعامات بھی ہے، اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی کی تَحریر کا خُلاصَہ ہے کہ اُنہیں مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا مَعمول بھی ہے۔ ایک بار یہ عاشِقانِ

رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعوتِ اِسلامی کے سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب یہ سوئے تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتیب پائے: **"جو مَدَنی قافِلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی — مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے — تِرا دیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر — بنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے زکوٰۃ کے بارے میں چند مدنی پھول بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے مدنی پھول!

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) تمھارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۴۳۲۶) (2) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی

ہے۔(ترمذی،کتاب الایمان،۴/۲۷۵ حدیث:۲۶۱۸ ماخوذاً) **اعلان:۔زکوۃ کے حوالے سے بقیہ اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔**

زکوٰۃ ادا کرنے کے مدنی پھول

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اور نہ دینے والا فاسق جبکہ ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مَردُودُ الشَّہادۃ ہے۔(بہارِ شریعت،۵/۸۷۴ ملخصًا) اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر غیرِ ہاشم کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔(بہارِ شریعت،۵/۸۷۴ ملخصًا) آزاد، مسلمان عاقل بالغ اور صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔(بہارِ شریعت ، ۵/۸۷۵-۸۷۶ ملخصًا)سب سے پہلے غریب، مِسکین اور مُفلس و نادار لوگوں کو ڈھونڈ کر انہیں زکوٰۃ دی جائے،وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے، قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخرَوِی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔(معجم الاوسط،۳/۲۷۵،حدیث:۴۵۷۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے6دُرُودِ پاک اور2دُعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کادُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [2]

﴿3﴾رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2. ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

---

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵